تاریخ اور سیاسیات

جوابات : مشقی سرگرمی نامہ 3

سوال 1. (A)

(1) فریڈرک میکس میولر نے سنسکرت کتاب 'ہت اپدیش' کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔

(2) مہابلیشور کے قریب بھیلار 'کتابوں کا گاؤں' کے نام سے مشہور ہے۔

(3) چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر کی عمارت کو ممبئی شہر کی اوّل درجے کی تہذیبی ورثے کی حامل عمارت کا مقام حاصل ہے۔

سوال 1. (B)

(1) غلط جوڑی : (iv) بین الاقوامی سطح پر بھارت کی فلموں کو مقام دلانے والی پہلی فلم – سنت گیانیشور

(2) غلط جوڑی : (iv) شطرنج – میدانی کھیل

(3) غلط جوڑی : (i) دنیا کا نقشہ اور زمین کا گلوب بنانے والا پہلا نقشہ نویس – تھامس کک۔

سوال 2. (A)

(1)

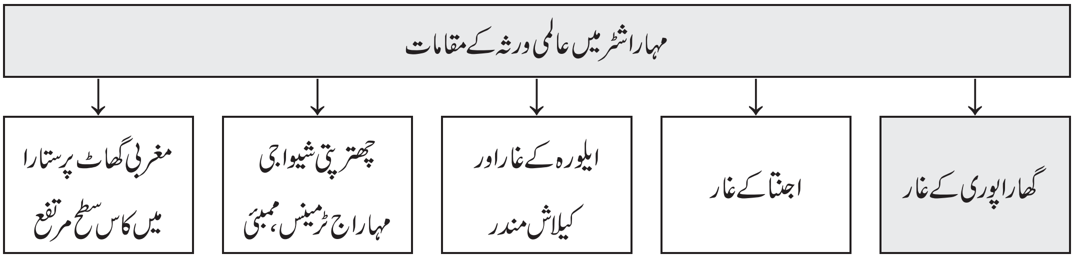

(2)

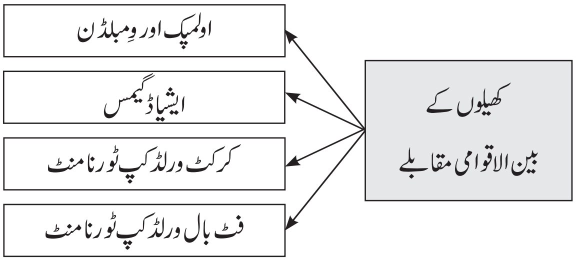

(3)

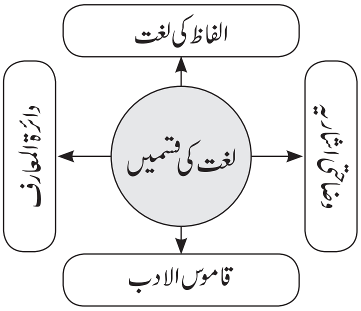

سوال 2. (B)

(1) **مستشرقی تاریخ نویسی :**

(۱) اٹھارھویں صدی کے نصف آخر میں یورپ کے محققین میں مشرقی تہذیب اور ملکوں کے بارے میں جاننے کا تجسس پیدا ہوا۔ اس تجسس کے تحت بھارتی تہذیب کا مطالعہ کرنے والے کو 'مستشرق محقق' کہتے ہیں۔

(۲) ان مستشرقی محققین نے بھارتی تہذیب، تاریخ، یہاں کی مختلف زبانوں اور مذاہب کا مطالعہ کرکے تاریخ لکھی۔ ان تحریروں کو 'مستشرقی تاریخ نویسی' کہتے ہیں۔

(۳) مستشرقی محققین نے سنسکرت اور یورپی زبانوں میں یکسانیت کا مطالعہ کرکے یہ خیال پیش کیا کہ 'ان زبانوں کی ماں قدیم ہند یورپی زبان ہے۔'

(۴) ان مستشرقین نے سامراجیت کے مفادات کو سامنے رکھ کر تاریخ لکھی اس لیے متعصّبانہ مفروضات پر مبنی تاریخ لکھی ہے۔

(2) **ہیماڑپنتی طرز :**

خاص طور پر بارھویں - تیرھویں صدی میں یادَو دورِ حکومت میں مہاراشٹر میں ہیماڑپنتی طرز کے مندروں کی تعمیر ہوئی۔

(۱) ہیماڑپنتی طرزِ تعمیر کی اہم خصوصیت دو پتھروں کو چونا اور مٹی کا استعمال کیے بغیر جوڑنے کا طریقہ ہے۔ ایک پتھر میں شگاف اور اس شگاف کی جسامت کا دوسرے پتھر میں نکیلا سرا بنا کر پتھروں کو آپس میں مضبوطی سے بٹھا کر دیوار بنائی جاتی تھی۔

(۲) ہیماڑپنتی مندروں کی تعمیر خاص طور پر تارہ نما شکل کی ہوتی ہے۔

(۳) تارہ نما مندر کی بیرونی دیوار کئی گوشوں میں منقسم ہوتی ہے۔

(۴) پتھر سے بنی ہوئی ان دیواروں پر دیوتاؤں کے مجسّمے تراشے گئے ہیں جو سیاحوں کے لیے کشش کا باعث ہیں۔ پورے مہاراشٹر میں اس طرح تعمیر کردہ ہیماڑپنتی طرز کے مندر معاصر مجسّمہ سازی اور فنِ تعمیر کی ترقی کو ظاہر کرتے ہیں۔

(3) **اخبارات کے مقاصد :**

اخبارات کے درج ذیل مقاصد ہوتے ہیں –

(۱) مقامی، اندرونِ ملک اور عالمی نوعیت کے روزمرّہ واقعات کو لوگوں تک پہنچانا۔

(۲) ملک کی سیاسی، معاشی، تہذیبی اور سماجی تاریخ بیان کرنا۔

(۳) عوام کو تعلیم دے کر اور ان میں بیداری پیدا کرکے جمہوریت کو مستحکم کرنا۔

(۴) سماج کی غلط باتوں کی مذمت کرنا اور سماج کے کمزور طبقات کے مسائل کو سماج کے سامنے پیش کرنا۔

سوال 3.

(1) (۱) انگریزی تعلیم نے بھارتیوں میں خودی کو بیدار کیا جس سے قوم پرستانہ تاریخ نویسی کو فروغ حاصل ہوا۔

(۲) انگریز افسروں کی لکھی ہوئی بھارت کی غلط مفروضہ تاریخ کی مختلف صوبوں کے مؤرخوں نے مخالفت کی۔

(۳) مؤرخوں کی توجہ اپنی علاقائی خصوصیات کی طرف مبذول ہوئی۔

(۴) قوم پرستانہ تاریخ نویسی کا اثر بھی تھا۔ اس سے علاقائی تاریخ نویسی کو تحریک ملی۔

(2) (۱) ٹیلی ویژن ایک سمعی و بصری ذریعہ ہونے کی وجہ سے معلومات کے بارے میں سنتے ہوئے ناظرین اس سے متعلق متحرک تصویریں براہ راست دیکھ سکتے ہیں۔ ٹی وی واقعتاً تفریح کا خزانہ ہے۔

(۲) دنیا میں ہونے والے تمام سماجی مسائل، تعلیمی، معاشی موضوعات پر گفتگو، سیاسی تبدیلیاں، فلم، کھیل کے واقعات کو گھر بیٹھے دؤردرشن کے چھوٹے پردے پر دیکھ سکتے ہیں۔

(۳) ٹی وی پر کھلاڑیوں، لیڈروں، قلعوں، جنگوں وغیرہ امور پر مبنی معلوماتی فیچر دیکھ سکتے ہیں۔

(۴) رنگین سیٹ، ریموٹ کا استعمال، واقعات کے زندہ مناظر اور براہ راست نشریات اور خبروں کی وجہ سے ٹی وی کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔

اس وجہ سے تمام ذرائع ابلاغ میں دؤردرشن انتہائی مقبول ہے۔

(3) (۱) کھیل تعلیم کا اٹوٹ حصّہ ہے۔ کھیلوں کی شروعات اسکولی سطح پر ہی ہو جاتی ہے۔

(۲) بین المدارس سطح پر کئی کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ ان کھلاڑیوں کو ضلع، ریاست اور قومی سطح پر کھیلنے کا موقع ملتا ہے۔

(۳) سرکاری اور نجی سطح پر کھیلوں کے لیے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ کھلاڑیوں کے لیے سرکاری اور نجی شعبوں میں نشستیں محفوظ رکھی گئی ہیں۔

(۴) کھلاڑیوں کے لیے وظیفہ بھی مقرر کیا گیا ہے۔ آئندہ زندگی میں کامیاب ہونے والے کھلاڑیوں کی بنیاد اسکول اور کالج سطح پر ہی رکھی گئی ہے۔

(4) (۱) قدیم دستاویزات، خط و کتابت محافظ خانے میں رکھے جاتے ہیں۔

(۲) ان مراسلات کی حفاظت کرنا محافظ خانے کا کام ہے۔

(۳) محافظ خانے میں رکھے ہوئے کاغذات (مراسلات) میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاتی۔

(۴) ان کاغذات کو محفوظ رکھنا اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرتے ہوئے جب حکومت یا بااختیار افراد کو ضرورت ہو انھیں فراہم کرنا محافظ خانے کے منتظم کا فرض ہوتا ہے۔ اس وجہ سے محافظ خانے میں رکھے ہوئے کاغذات تاریخی نقطۂ نگاہ سے قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔

سوال 4.

(1) تاریخی ثبوتوں کی تجزیاتی تحقیق کر کے ماضی میں وقوع پذیر واقعات کی پیش کش کے طریقۂ تحریر کو 'تاریخ نویسی' کہتے ہیں۔

(2)

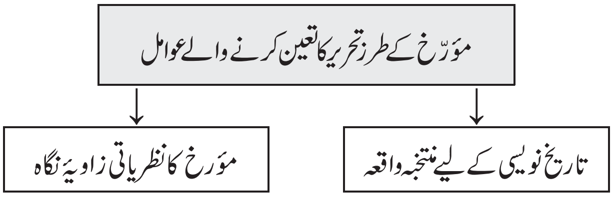

(3) قدیم زمانے میں تاریخ نویسی اور واقعات کا اندراج کرنے کا طریقہ پوری دنیا میں رائج نہیں تھا لیکن مختلف طریقوں سے ماضی کی یادداشتوں کو محفوظ رکھا جاتا تھا جو حسبِ ذیل ہیں :

(۱) بزرگوں سے آباواجداد کے سنے ہوئے کارناموں کو اگلی نسل کو بیان کرنا۔

(۲) غاروں میں بنی ہوئی تصاویر کے ذریعے یادداشتوں کو محفوظ کرنا۔

(۳) کہانیاں بیان کرنا۔

(۴) گیت اور پوواڑے گا کر یادوں کو محفوظ رکھنا۔

سوال 5.

(1) 'عوامی فن' اور 'کلاسیکی فن' کی روایتوں کا فرق :

نمبر	عوامی فن	کلاسیکی فن
(۱)	عوامی فن پتھر کے زمانے سے مسلسل چلی آرہی روایت ہے۔	کلاسیکی فن کی اتنی طویل روایت نہیں ہے۔
(۲)	عوامی فنون کا اظہار لوگوں کی روز مرّہ زندگی گزارنے کا حصّہ ہوتا ہے۔	کلاسیکی فنون کا لوگوں کی روز مرّہ زندگی سے ربط نہیں ہوتا ہے۔
(۳)	عوامی فنون کسی بھی اصول کے تابع نہیں ہوتے۔	کلاسیکی فنون معیاری اصولوں کے تابع ہوتے ہیں۔
(۴)	عوامی فنون عوام کی عملی شرکت سے وجود میں آتے ہیں اور ان میں بے ساختگی ہوتی ہے۔	کلاسیکی فنون پر عبور حاصل کرنے کے لیے طویل عرصے تک تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔
(۵)	عوامی فنون پر مقامی ماحول، روایت، پوجا کرنے کے طریقے اثر انداز ہوتے ہیں۔	کلاسیکی فنون پر مقامی روایات کا اثر کم ہوتا ہے۔
(۶)	مختلف سماجی گروہوں میں مختلف قسم کے عوامی فنون پائے جاتے ہیں۔	اصولوں کی بندش کی وجہ سے کلاسیکی فنون میں مخصوص گھرانے، طریقے اور طرز وجود میں آتے ہیں۔

(2) (۱) کسی واقعہ کا ڈراما یا بہادروں کے کارناموں کو ویر رس میں بیان کرنے والی تخلیق کو 'پوواڑا' کہتے ہیں۔

(۲) پوواڑا نثر و نظم کے امتزاج سے پیش کی جانے والی ایک صنف ہے۔

(۳) اسے پہلے شاہی دربار اور لوگوں کے مجمع کے سامنے جوشیلے انداز میں دف کی تال پر پیش کیا جاتا تھا۔

(۴) پوواڑے میں اپنے زمانے کے سماجی، مذہبی، سیاسی حالات اور سماجی رسم و رواج کو بیان کیا جاتا ہے۔

(۵) پوواڑے کا خاص مقصد عوامی بیداری اور تفریح ہے۔

(۶) اس میں درباری روایات، طریقۂ جنگ، اسلحوں کے ناموں کا ذکر ہوتا ہے۔اس وجہ سے پوواڑا تاریخ نویسی کا ایک مفید ماخذ بھی ہے۔

(3) تاریخی عمارتیں قدیم تاریخ کے ماخذ ہیں۔ یہ ہمارا تہذیبی خزانہ ہیں۔اس لیے ان کا تحفظ کرنا چاہیے۔اس کے لیے درج ذیل تدابیر اختیار کرنا چاہیے –

(۱) قلعوں، غاروں وغیرہ عمارتوں کے پتھروں سے رسنے والے پانی کی بروقت روک تھام کرنا ضروری ہے۔عمارتوں پر نشو و نما پانے والے پیڑ پودوں کو بروقت جڑ سمیت اکھاڑ پھینکنا چاہیے۔

(۲) گرم مرطوب آب و ہوا کی وجہ سے عمارتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔نئی تکنالوجی استعمال کر کے ان عمارتوں کو نقصان سے بچائیں۔

(۳) سمندر میں یا سمندر کے کنارے پائی جانے والی قدیم عمارتوں کو کھارے پانی اور نمکین ہوا کی وجہ سے ہونے والے نقصان سے بچانے کی تدبیریں کی جانی چاہئیں۔

(۴) سیاح اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ عمارتیں صاف ستھری رہیں۔عمارتوں پر نام کندہ کرنا، انھیں نقصان پہنچانا مناسب نہیں ہے۔

(۵) عمارتوں کو انسانوں کے ہاتھوں برباد ہونے سے بچانے کے لیے حکومت کو سخت قوانین بنانے چاہئیں۔

(۶) تاریخی عمارتوں کو محفوظ رکھنے کی ضرورت و اہمیت سے شہریوں کو باخبر کرنا چاہیے۔

(۷) بند یا کسی اور منصوبے میں پانی کے نیچے جانے والی عمارت کو بروقت دوسری جگہ منتقل کرنا چاہیے۔

(۸) ان عمارتوں کے تحفظ کے لیے حکومت کے ساتھ ساتھ شہری، رضاکار ادارے اور صنعتکار مالی امداد دیں۔

(نوٹ : جواب میں کوئی چھے تدابیر لکھنا متوقع ہے)

(4) (۱) یہ تصویر ایلورہ غار میں واقع کیلاش مندر کی ہے۔

(۲) یہ غار کندہ کام کا عظیم الشان نمونہ ہے۔

(۳) ان غاروں کو راشٹر کوٹ راجاؤں کے عہد میں تراشا گیا تھا۔ایک سالم چٹان کو اوپر سے نیچے تک تراشا گیا ہے۔

(۴) یہ غار دراوڑ طرز تعمیر کے مطابق تراشے گئے ہیں۔

(۵) تصویر میں مندر کے سامنے ہاتھی کا مجسمہ ہے۔اس کے علاوہ ایک کندہ ستون ہے۔

(۶) مہاراشٹر کے یہ غار دنیا بھر میں مشہور ہیں۔انھیں ۱۹۸۳ء میں یونیسکو نے عالمی ورثے کا درجہ دیا ہے۔

سوال 6.

(1) ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں دستوری ترمیمات کی وجہ سے مقامی حکومتی اداروں کو دستوری طور پر تسلیم کیا گیا اور ان کے اختیارات میں اضافہ بھی ہوا ہے۔

(2) زرعی پیداوار بڑھانے اور اناج کے معاملے میں خود کفیل ہونے کے لیے سبز انقلاب لایا گیا۔

سوال 7.

(1) یہ بیان صحیح ہے؛ کیونکہ —

(۱) ضابطۂ اخلاق نافذ کرنے کی وجہ سے الیکشن آزادانہ ماحول اور غیر جانبدارانہ طریقے سے ہوتے ہیں۔

(۲) الیکشن کے عرصے میں غلط کاموں کو روکا جا سکتا ہے۔

(۳) عام ووٹروں کو خوف و ہراس اور دہشت سے نجات مل جاتی ہے اور وہ بے خوف ہو کر ووٹ دے سکتے ہیں۔اسی لیے الیکشن کمیشن انتخابات کے دوران ضابطۂ اخلاق نافذ کرتا ہے۔

(2) یہ بیان صحیح ہے؛ کیونکہ —

(۱) سماج کے کچھ لوگ اکٹھا ہو کر سیاسی پارٹی قائم کرتے ہیں، اس لیے سیاسی پارٹی سماج کا اٹوٹ حصّہ ہوتی ہے۔

(۲) سیاسی پارٹی عوام کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

(۳) اپنے سماج کے کردار اور نظریات کے مطابق سیاسی پارٹی سماج میں کام کرتی ہے، اس لیے سماجی پارٹی ایک طرح سے سماجی تنظیم ہی ہے۔

(3) یہ بیان غلط ہے؛ کیونکہ —

(۱) جمہوریت میں کثرتِ رائے سے چلنے والی حکومت ہوتی ہے پھر بھی تمام لوگوں کی فلاح و بہبود جمہوریت کا مقصد ہوتا ہے۔

(۲) جمہوریت میں اکثریت (کثیر تعداد) والوں کی حکومت نہیں ہونی چاہیے بلکہ حکومت میں سب لوگوں کی رائے کو اہمیت دی جانی چاہیے۔

(۳) جمہوری حکومت میں سب لوگوں کے مفادات، تمام مذاہب، تمام زبانوں اور تمام ذاتوں کے گروہوں کو فیصلے کے عمل میں شامل کرنا چاہیے۔تاکہ ان کے ساتھ ناانصافی نہ ہو جن کی تعداد کم ہے۔اس لیے ان کی رائے کو بھی اہمیت دینی چاہیے جو تعداد میں کم ہیں۔

سوال 8. (A)

(1) لوک سبھا میں خواتین کی نمائندگی :

(۱) دستور سازوں نے خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے شروع سے ہی مساواتِ مرد وزن کی پالیسی اختیار کر کے دونوں کو مساوی سیاسی حقوق دیے۔

(۲) اس وجہ سے ۱۹۵۲ء کی پہلی لوک سبھا میں ۲۲ خواتین منتخب ہو کر آئی تھیں۔ یہ تعداد بڑھتے ہوئے ۲۰۱۴ء میں ۶۶ تک جا پہنچی ہے۔

(۳) پارلیمنٹ میں ایسا بل پیش کیا گیا ہے کہ لوک سبھا کی مجموعی نشستوں کا ۵۰ فی صد حصّہ خواتین کے لیے محفوظ کیا جائے۔

(۴) لوک سبھا میں خواتین کی نمائندگی بڑھنے پر خواتین کے ساتھ ہونے والی ناانصافی دور ہوگی اور ملک کے فیصلے کے عمل میں خواتین کی شرکت میں اضافہ ہوگا۔

(2) علاقائیت :

(۱) بھارت میں مختلف زبانیں بولنے والے، مختلف تہذیب و روایات کے حامل افراد رہتے ہیں۔

(۲) جغرافیائی تنوع کے ساتھ ساتھ ادب، تعلیم، تاریخ، تحریک کے معاملات میں بھی تنوع پایا جاتا ہے۔

(۳) ہر شخص اپنی زبان، روایت، تہذیب سے اپنائیت محسوس کرتا ہے۔ اسی اپنائیت سے ان سب کے تئیں جذبۂ افتخار پیدا ہوتا ہے۔

(۴) اپنی زبان، علاقے کی ترقی کو لوگ ترجیح دینے لگتے ہیں۔ اسی کو علاقائیت (علاقہ پرستی) کہتے ہیں۔

سوال 8. (B)

(1)

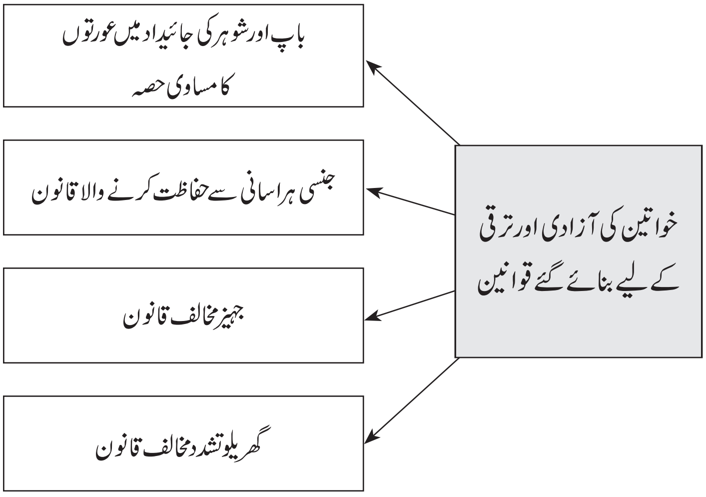

(2)

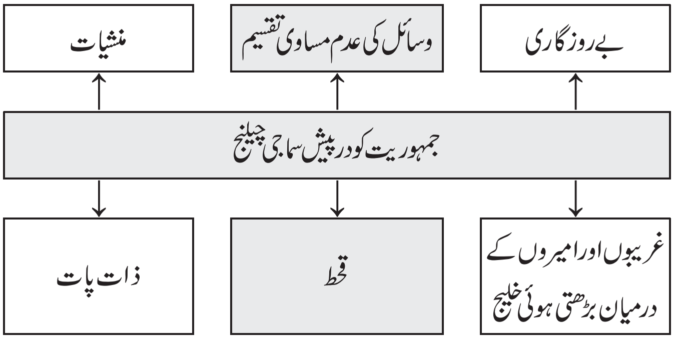

سوال 9.

(1) الیکشن کمیشن درج ذیل فرائض ادا کرتا ہے —

(ا) رائے دہندگان کی فہرست تیار کرنا اور اسے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا۔

(۲) الیکشن کے نظام الاوقات اور انتخابی عمل کی منصوبہ بندی کرنا۔

(۳) امیدواروں کے پرچۂ نامزدگی کی چھان بین کرنا۔

(۴) الیکشن کروانا اور اس سے متعلق سارے کام کرنا۔

(۵) سیاسی پارٹیوں کو منظوری دینا اور ان کی منظوری ختم کرنا۔

(۶) الیکشن سے متعلق تمام تنازعات اور شکایات کو حل کرنا۔

(2) (ا) ماحولیات کی تنزلی محض بھارت کا نہیں بلکہ عالمی مسئلہ بن گیا ہے۔

(۲) ماحولیات کی تنزلی کو روکنے اور دنیا کی مستقل ترقی کے لیے پیرس، ریو جیسے مقامات پر عالمی ماحولیاتی کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

(۳) بھارت میں بھی ماحولیات کے مختلف عوامل کی اصلاح کے لیے کئی تحریکیں سرگرمِ عمل ہیں۔

(۴) 'چپکو' جیسی درختوں کے بچاؤ اور تحفظ کی تحریک، 'نمامی گنگے' جیسی دریائے گنگا کی صفائی کی تحریک، سبز انقلاب، حیاتیاتی تنوع کے تحفظ جیسی کئی تحریکیں ماحولیات کے تحفظ کے لیے زبردست کام کر رہی ہیں۔

★★★